



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے گھر میں غیر مسلم نوکرائیاں ہیں، کیا مجھ پر واجب ہے کہ میں ان سے پردہ کروں؟ اور کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ وہ میرے کپڑے دھوئیں اور میں ان سے نماز ادا کروں؟ اور کیا میرے لیے جائز ہوگا کہ میں ان پر ان کے (دین کے عیوب و نقائص بیان کروں اور انہیں کھول کر وہ باتیں بتاؤں جو دین حنیف کو متاثر کرتی ہیں۔ (ام سلمہ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

علماء کے دو اقوال میں سے صحیح تر قول کے مطابق آپ پر ان سے پردہ کرنا واجب نہیں۔ جیسا کہ باقی عورتوں سے واجب نہیں۔

اور ان کے کپڑے یا برتن دھونے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر وہ اسلام نہ لائیں تو ان کے عقد ختم کر دینا واجب ہے۔ کیونکہ یہ جائز نہیں اس جزیرۃ العرب میں اسلام کے علاوہ کوئی اور دین باقی رہے اور یہ بھی جائز نہیں کہ خدمت کے لیے یا کام کے لیے مسلمانوں کے علاوہ دوسرے لوگ یہاں لائے جائیں۔ خواہ مرد ہوں یا عورتیں۔ کیونکہ نبی ﷺ نے اس جزیرہ سے مشرکوں کو نکال دینے کی وصیت فرمائی تھی تاکہ یہاں دو دین نہ رہیں۔ کیونکہ یہاں اسلام کا گوارہ اور شمس رسالت کے طلوع ہونے کا مقام ہے۔ لہذا یہ جائز نہیں کہ یہاں دین حق یعنی اسلام کے سوا کوئی اور دین باقی رہے۔... اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حق کے اتباع اور اس پر شہادت کی، غیر مسلموں کو اسلام میں داخل ہونے کی اور جو اس کی مخالفت کریں، انہیں چھوڑنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کے لیے انہیں اسلام کی دعوت دینا اور اس کے محاسن بیان کرنا مشروع ہے اور یہ وضاحت بھی بھی کہ ان کے دین میں کیا کچھ نقائص اور حق کی مخالفت ہے۔ نیز یہ کہ شریعت اسلامیہ تمام شریعتوں کی ناسخ ہے اور یہ کہ اسلام ہی وہ دین حق ہے جسے دے کر اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں کو مبعوث فرمایا اور ان کے ساتھ کتاب نازل کی جیسا کہ اللہ سبحانہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۚ ۱۹... آل عمران

”دین تو اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے۔“

نیز فرمایا:

وَمَنْ يَخْتَفِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْآخِرِينَ ۝ ۸۵... آل عمران

”اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے تو وہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں کسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔“

لیکن اس بارے میں آپ کو علم اور بصیرت سے کلام کرنا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ پر یا اس کے دین پر علم کے بغیر کچھ کتنا بہت بری بات ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ فرماتے ہیں:

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ ۖ وَالْأَنفُسَ الَّتِي أُبْغِيَ بِغَيْرِ نَحْتٍ وَأَنْ تُشْرَكَ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ يَشْرِكُ بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنْزَلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ ۳۳... الأعراف

آپ کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار نے تو بے حیائی کی باتوں کو، ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام کیا ہے اور اس کو بھی کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس کو بھی کہ تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔

گویا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بغیر علم، بات کرنے کو ان تمام مذکورہ مراتب کے اوپر قرار دیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی سخت حرمت ہے اور اس پر بہت بڑا خطرہ مترتب ہوتا ہے۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

قُلْ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَعِزُّوا نَفْسَكُمْ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ ۚ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ مَشْرُوكِينَ ۝ ۱۰۸... يوسف

”آپ کہہ دیجئے کہ میری راہ یہ ہے کہ میں خود بھی (لوگوں کو) علی وجہ البصیرت اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور میرے پیروکار بھی اور اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔“

اور سورہ بقرہ میں یہ بتلایا کہ جو بات بغیر علم کے اللہ کے ذمہ لگا دی جائے وہ ایسے امور سے ہے جن کا حکم شیطان کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ سبحانہ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِن ثَمَرِ الْأَرْضِ عَلَا لَا تَطْغَوْا فَمَا تُبْغُوا الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ ۱۶۸ إِنَّمَا يُمْزِكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنَّ تَقْتُلُوا عَلَى الدِّينِ لَا تَقْتُلُونَ ۝ ۱۶۹... البقرة

اسے لوگو! زمین میں جو بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں، کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی ہی کے کام کرنے کو کہتا ہے اور یہ بھی کہ اللہ کی نسبت ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں ” (کچھ بھی) علم نہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور آپ کے لیے توفیق، ہدایت اور نیت و عمل کی درستگی کی دعا کرتا ہوں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ

